اللہ نور السمٰوٰت والارض ۔ مثل نورہ کمشکوٰۃ فیہا

جلد ۵ — نمبر ۱۲

مصباح

زنانہ اخبار — مہینے میں دو بار

KHILAFAT LIBRARY

یکم جون سنہ ۱۹۳۱ء — چندہ سالانہ دو روپیہ آٹھ آنہ — ۱۳ محرم الحرام سنہ ۱۳۵۰ھ

ایڈیٹر قاضی محمد ظہور الدین اکمل

قادیان دارالامان سے یکم و پندرہ کو شائع ہوتا ہے

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ	مصنف
ہماری معاشرتی زندگی	۳/۶	محترمہ نسیم صاحبہ کیمل پوری
بچوں کو جفاکش کیونکر بنایا	۷/۹	ماخوذ
بہادر لڑکی	۹/۱۰	"
باپ کی عزت پر جان نثاری	۱۰/۱۱	"
جون آف آرک	۱۲/۱۴	محترمہ لئیقہ بیگم صاحبہ کلکتہ
ایک خاتون کا کارنامہ	۱۴/۱۵	ماخوذ
رپورٹ سالانہ لجنہ اماء اللہ سیالکوٹ	۱۵/۱۷	محترمہ فضیلت النساء صاحبہ سیالکوٹ
مستورات کیلئے سبق آموز داستان	صفحہ ۱۸	سیدہ محمودہ بیگم صاحبہ منٹگمری
دارالامان کی خبریں	صفحہ ۱۹	

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خاتونِ ہند سے خطاب

خود نسائیت کو اے خاتون تجھ پر ناز ہے
تو ادائے شاہد فطرت کا اک اعجاز ہے

ہے تیری روحانیت وہ چشمۂ شفاف نور
منعکس ہوتا ہے جس میں جلوۂ اوصاف حور

ضبط اور مہر و وفا ہے تیری طینت کا خمیر
جادۂ تقدیس پر ہے گامزن تیرا ضمیر

ذوق تسلیم و رضا ہے تیرا عنوان حیات
اور تحمل میں نہاں ہے راز ارمانِ حیات

تیری غیرت اور حمیت کا ہے وہ اوج کمال
جس کی مل سکتی نہیں تاریخ عالم میں مثال

صبر تیری خو ہے استقلال ہے شیوہ تیرا
چاک کر سکتا نہیں جوش الم پردہ تیرا

یہ حقیقت ہے مگر سب خوبیاں بے آب ہیں
تارہائے ساز ہستی طالب مضراب ہیں

ہیں افق میں ذوق بیداری کے کچھ آثار صبح
جاگ اٹھ تو بھی کہ بننا ہے تجھے پندار صبح

جوہر تکمیل سیرت ہے اگر شمشیر میں
کامرانی ہے تیری اس عہدِ دارو گیر میں

بھول مت ماضی کو مستقبل بنا تابندہ تر
شان شایان نسائیت کو زندہ پھر سے کر

یوں گل ویرانہ بنکر تابکے ذوق حیات؟
ہاں مہک اٹھے تیری خوشبو سے ساری کائنات

(عصمت)

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم
نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مصباح

قادیان دارالامان ۔ مورخہ یکم جون سنہ ۱۹۳۱ء

ہماری معاشرتی زندگی

ایک زمانہ تھا۔ کہ ہندوستان کی صنعتی اشیاء کی دُور دُور کے ممالک میں دھوم تھی۔ ابھی یورپ جہالت اور وحشت کے دَور میں سے گذر رہا تھا۔ کہ ہمارا ملک اس کو عیش و عشرت کے سامان بہم پہنچاتا تھا۔ ڈھاکہ کی جھین اور باریک ململ۔ کشمیر کی خوبصورت فردیں۔ اور دہلی کا نفیس ریشم۔ روم کے محلات میں بکثرت مستعمل ہوتا تھا۔ اور ان کا استعمال باعثِ صد مسرّت و افتخار خیال کیا جاتا تھا۔

KHILAFAT LIBRARY

اٹھارھویں صدی کے اختتام تک ہندوستان کی صنعت و حرفت کی یورپ میں بڑی دھوم تھی۔ اور اس کی مصنوعات پرتگال۔ ڈچ۔ فرانس اور انگلستان والوں کے لئے ایک عرصہ تک جاذبِ نظر رہی ہیں۔ یورپ کی ہر قوم ہندوستان کی تجارت کا مالک بننے کے لئے کوشاں نظر آتی تھی۔ ہر ملک ہی چاہتا تھا۔ کہ کسی طرح "سونے کی چڑیا" اسکے قبضہ میں آجائے۔

ہندوستان اپنی تاریخ میں امارت اور خوشحالی کے لئے بہت مشہور رہا ہے۔ شہنشاہانِ مغل کی دولت بیرونی ممالک کے سیاحوں کی آنکھوں کو خیرہ کئے دیتی تھی۔ اور جب کوئی خاص جشن منایا جاتا تھا۔ تو بخارا۔ فارس۔ اطالیہ فرانس اور عرب کے سفیر تختِ طاؤس اور کوہ نور کی طرف دیکھتے۔ اور انگشت بدنداں رہ جاتے۔ سلطنت کے اُمرا اور عمائدینِ شہر کے آگے دوسرے ممالک کے بادشاہ سورج کی موجودگی میں چراغ کی مانند تھے۔

لیکن اب کیا حالت ہے؟ ہندوستان ایک بے آب و گیاہ صحرا کی مانند معلوم ہوتا ہے۔ لوگوں پر نکبت و ادبار کی گھٹائیں چھائی ہوئی ہیں۔ ہندوستانیوں جیسے مفلس و قلاش اور نانِ شبینہ کے محتاج نادار لوگ شاید ہی کسی اور ملک میں ملیں۔ سینکڑوں لوگ ایسے ہیں۔ جنکو ایک وقت کی روٹی بھی پیٹ بھر کر نصیب نہیں ہوتی۔ وہ تنگ و تاریک جھونپڑوں میں رہتے ہیں۔ جو حفظانِ صحت سے اسقدر معرّا ہوتے ہیں۔ کہ "کوئی یورپین کسان اپنے مویشی بھی ان میں رکھنے پسند نہ کریگا"۔ جب کوئی متعدی بیماری کسی گاؤں میں پھیلتی ہے۔ تو ہزاروں مکھیوں کی طرح مرجاتے ہیں۔ علاج معالجہ کیلئے ان کے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی موجود نہیں ہوتی۔ پہننے کا یہ حال ہے کہ ایک کھدّے کی لنگوٹی میں سارا سال بسر ہوتا ہے۔ اندازہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لگایا گیا ہے کہ ایک اوسط درجہ کے آدمی کی آمدنی روزانہ ۵ پائی ہے۔ آپ سمجھ سکتی ہیں۔ کہ اتنی رقم میں روزمرہ کے اخراجات پورے کرنے نہ صرف کتنے دشوار ہیں بلکہ کسقدر ناممکن ہیں ٭

اس غربت کا ذمہ وار کون ہے؟ یہ ایک لمبا مضمون ہے۔ موجودہ مضمون میں صرف معاشرتی زندگی کا ذکر کرنیکا ارادہ ہے ٭

KHILAFAT LIBRARY

ذات پات

ہماری معاشرتی زندگی میں پہلی چیز ذات پات ہے۔ جو ہندوستان کے افلاس کیلئے بہت حد تک ذمہ وار ہے۔ براہمن کا لڑکا براہمن رہتا ہے۔ اور ساری عمر یہی کام کرتا ہے۔ کھشتری کا لڑکا لڑائی کے لئے وقف ہوتا ہے۔ اور ویش کا تجارت کیلئے۔ شودر کی اولاد رذیل کام کرنیکے لئے۔ اس کے علاوہ وہ کوئی اور کام نہیں کر سکتا۔ کیونکہ اسپر مذہبی پابندیاں عائد ہیں۔ اس معاشرتی تفریق کا نقصان یہ ہوا۔ کہ قوم کا شیرازہ بکھر گیا۔ اور لوگ ایسی جماعتوں میں بٹ گئے۔ جو ایکدوسرے کی جانی دشمن بن گئیں۔ یہ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ جبتک تمام لوگ ہندوستان کی بہبودی کیلئے مل کر کوشش نہ کریں۔ افلاس کا دور ہونا محض خام خیالی ہے ٭

اختلاف مذہب

ہندو اور مسلمان دونو یہ مذہبی رسومات اور عقائد بہت حد تک اثر انداز ہیں۔ عقائد سے میرا مطلب وہ عقائد ہیں۔ جو لوگوں کے من گھڑت ہیں۔ اور جن کی وجہ سے مذہب ایک دشوار امر ہو گیا ہے۔ خواہ وہ مُلاّ ہوں یا کٹر ہندو ٭

گاہے گاہے ایسے واقعات رونما ہوتے رہتے ہیں جنکی بنیاد محض مذہب ہوتی ہے۔ ہندو اگر مسلمانوں کو آزادانہ طور پر اذان دینے دیں۔ اور مسلمان ہندوؤں کو مساجد کے آگے باجہ بجانے سے منع نہ کریں۔ تو اس طرح مصالحت کی بہت حد تک صورت ہو سکتی ہے ٭

یہ غلط ہے۔ کہ مذہب کو خیرباد کہکر ہی اتحاد پیدا ہو سکتا ہے۔ اپنے اپنے مذہب پر قائم رہتے کے باوجود بھی صلح ہو سکتی ہے۔ اس سلسلہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ کی پیشکردہ تجاویز پر کاربند ہونا بہت مفید ثابت ہوگا ٭

لیکن اس سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ جب تک مذہبی اُمور پر سر پھٹول جاری رہے گی۔ ہندوستان کا امن خطرہ میں ہوگا۔ جس کا صاف مطلب یہ ہے۔ کہ لوگ ملک کی بہبودی کی طرف خاطر خواہ توجہ کرنے سے قاصر رہینگے۔ آجکل ملک میں سیاسی شورش بپا ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ بمبئی میں لاکھوں انسان بھوکے مر رہے ہیں اور لنکاشائر کی خلق خدا نانِ شبینہ کی محتاج ہے۔ نیز مختلف شعبوں میں تخفیف کی جا رہی ہے۔ جائز حقوق لینا بیشک مذہبی فرض ہے لیکن دوسروں کے حقوق پر دست اندازی کرنا گناہ کبیرہ ہے۔ جب تک افتراق انگیز سرگرمیاں جاری رہینگی ہندوستان کی ناداری دن دوگنی اور رات چوگنی ہوتی جائیگی ٭

پردہ

موجودہ پردہ میری رائے میں ایک حد تک مصیبت کا موجب ہے۔ statistics کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ "پردہ دار عورتیں ہی طاعون اور تپ دق کے امراض میں زیادہ تر مبتلا ہوتی ہیں"۔ لیکن اس سے میری مراد یہ ہرگز نہیں۔ کہ مسلمان عورتیں پردہ کو ترک کر کے اسلامی شریعت کی صریح خلاف ورزی کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بلکہ میرا مطلب یہ ہے۔ کہ اسلامی پردہ کو ملک میں رائج کرنا چاہیئے۔ میں سمجھتی ہوں کہ حدودِ شریعت کے اندر رہتے ہوئے بھی بہت سی کام کیئے جاسکتے ہیں۔ جو قوم کی ترقی کیلئے مفید اور کارآمد ثابت ہونگے۔ مثلاً سینا پرونا عورتوں کا شغلہ ہونا چاہیئے۔ صرف روٹی پکانا اپنا منصب اولی قرار دے لینا درست نہیں۔ ملک کی دولت میں بھی اضافہ کر کے ثواب دارین حاصل کرنا چاہیئے۔ خود غرضی وحشی اقوام کی صفت ہے۔ تہذیب یافتہ قوموں کے افراد قوم کے فائدہ کو بھی مدّنظر رکھا کرتے ہیں۔ اپنا گھر پورا کر لینا اور پھر سمجھ لینا کہ ہم نے اپنا فرض ادا کر دیا بعید از شرافت ہے۔

دکانداری۔ بزازی وغیرہ کے کام بھی پردہ میں کیئے جاسکتے ہیں۔ آجکل چکی پیسنی اور سوت کاتنا مضحکہ انگیز کام تصوّر کیا جاتا ہے اور تعلیم یافتہ عورتیں ان کاموں کا کرنا ہتک خیال کرتی ہیں۔ حضرت امام نے بارہا فرمایا۔ کہ کوئی پیشہ ذلیل نہیں کم از کم احمدیہ جماعت کی مستورات کو ہی دوسری قوموں کے لئے نمونہ بننا چاہیئے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ بال سنوار لینے۔ پوڈر لگانا اور پان چبانا کوئی کام نہیں۔ انسان کی حیات کا مقصد اس سے بہت بلند ہے۔ آدمی دنیا میں اسلیئے پیدا نہیں ہوتا کہ وہ روٹی کھا چھوڑے اور بن سنور کر بیٹھ رہے۔ نوجوان لڑکیوں میں میں دیکھتی ہوں یہ مرض بہت عام ہو رہا ہے۔ سینا پرونا ہی کم از کم اپنی عادت میں داخل کر لینا چاہیئے۔ لجنات اماء اللہ کو چاہیئے۔ کہ خاص طور پر اس طرف توجہ کریں۔ اور وہ دیکھیں۔ کہ کوئی نوجوان لڑکی بیکار نہ بیٹھے۔

پس پردہ سے مراد میری یہ ہے۔ کہ سارا دن گھر بیٹھے رہنا اور دنیا کی کوئی خبر نہ رکھنا۔ روٹی پکا کر کھا کھلا دینی اور پھر سو رہنا۔ اپنی صحت کا بھی خیال رکھنا چاہیئے۔ اور قوم کی اقتصادی حالت درست کرنے کیلئے ہر وقت کوشاں رہنا چاہیئے۔

خاندان کا یکجا رہنا

ہندوستان کی ناداری کا ایک اور بڑا باعث خاندان کا یکجا رہنا ہے۔ یعنی بہوئیں۔ ساسیں۔ نندیں تمام ایک جگہ مقیم ہوں۔ صرف ایک مرد کمائے۔ باقی بیکار بیٹھ کر مزے سے کھائیں۔ اسلام میں تو یہ ممنوع ہے۔ لیکن دوسری قومیں اس کا لحاظ نہیں کرتیں۔ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ ہندوستان کی بہت سی دولت اِن "نکھٹوؤں" پر خرچ ہو جاتی ہے پھر ملک غریب کیوں نہ ہو؟

بوڑھیاں اگر چرخہ کاتیں اور نوجوان لڑکیاں سینے پرونے میں اپنے آپکو ماہر کریں تو یہ مشکل بہت حد تک رفع ہو سکتی ہے۔

سنیاس

منوجی مہاراج نے یہ قانون بنایا تھا کہ ہر آدمی اپنی زندگی کا آخری حصہ سنیاس میں گذارے وہ بنوں اور جنگلوں میں رہے اور پوجا پاٹ کے سوا اس کا کوئی کام نہ ہو۔ نوجوانوں کا یہ فرض ہوتا تھا۔ کہ وہ ان "مہارشیوں" کو کھانا پہنچایا کرتے تھے۔ اس طرح پر ملک کی دولت کا ایک بہت بڑا حصہ ایسے جوگیوں پر خرچ ہو جاتا تھا۔

مسلمان بھی اس عقیدہ کے قائل رہے۔ ان کا خیال تھا۔ کہ "صوفی ازم" اسی کا نام ہے کہ انسان دنیا سے قطع تعلق کر کے گیان دھیان میں مشغول ہو جائے۔ حالانکہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ کہ دنیا میں رہ کر

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدا تعالیٰ کی عبادت کرنی چاہیئے۔ اور یہی اصل صوفی ازم ہے۔

پس یہ سنیاس بھی ملک کی ترقی میں بہت حد تک حارج ہے۔

صغر سنی کی شادی

دورِ جہالت کے لوگ اپنا یہ فرض سمجھتے تھے کہ لڑکے لڑکیوں کا بیاہ چھوٹی عمر میں ہی کر دینا چاہیئے۔

ماؤں کی یہ دلی خواہش ہوتی تھی۔ کہ وہ اپنے بچوں کو دولہا دلہن بنا ہوا دیکھیں بلکہ ہندوؤں میں تو یہ بھی رائج رہا ہے۔ کہ بچہ ابھی پیٹ میں ہی ہوتا تھا۔ تو اس کی منگنی وغیرہ شروع ہو جاتی تھی۔

اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کمزور اور ناطاقت اولاد پیدا ہونی شروع ہو گئی۔ ۵-۱۰ برس کی عمر کے بچوں پر وہ ذمہ واری عائد ہو جاتی تھی۔ جس کے لئے بہت تجربہ کی ضرورت ہے۔ اگرچہ تعلیم کے پھیلنے سے یہ طریق ترک کیا جا رہا ہے۔ پھر بھی ابھی ملک کے بہت حصوں میں رائج ہے۔ اس اولاد کا کیا فائدہ جو ملک کی ترقی میں بجائے فائدہ کے ضرر رساں ہو؟

نکاح بیوگان

اگر "ننھا شوہر" وفات پا جاتا ہے۔ تو لڑکی کی ساری عمر تباہ ہو جاتی ہے۔ کیونکہ اس کو دوبارہ نکاح کرنے کی اجازت نہیں۔ بہت سی ہونہار لڑکیوں کو اپنی بقیہ زندگی نہایت مصیبت اور غمی میں گذارنی پڑتی ہے۔

صرف اسلام ہی ایک ایسا مذہب ہے۔ جو نکاح بیوگان کی اجازت دیتا ہے۔ اور اس کی تقلید کرنے کے بغیر چارہ نہیں۔

کثرتِ ازدواج

بے شک اسلام نے چار بیویاں کرنے کی اجازت دی ہے۔ لیکن بعض شرائط کے ساتھ ایک تو یہ ہے کہ انصاف کرنے پر قادر ہو۔ اگر یہ نہ ہو سکے تو ایک سے زیادہ نہ کرے۔ دوسری یہ کہ کھانے پینے کا خرچ دیا جائے۔

نکاح کیا جائے بے شک کیا جائے۔ اولاد پیدا کی جائے۔ بے شک کی جائے کہ یہ ایک الٰہی نعمت ہے لیکن اس نعمت کا ناجائز فائدہ اٹھانا کسی حالت میں بھی درست نہیں۔

امید ہے۔ اس مضمون پر غور کر کے عمل کیا جائیگا۔

("نسیم" کیمل پور)

KHILAFAT LIBRARY

درخواست دُعا

میں عرصہ پانچ سال سے عارضہ دمہ میں مبتلا ہوں۔ اور بھی بہت سے امراض کی شکایت ہے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ اور تمام اہل بیت اور مصباحی بہنوں کی خدمت مبارک میں اس عاجزہ کی التماس ہے کہ وہ اس عاجزہ کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور درد دل سے دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھ کو اور میرے شوہر کو کلی صحت عطا فرمائے اور صالح اولاد بخشے اور دین کا خدمت گذار بنائے۔

راقمہ خاکسار جائنٹ سکرٹری

لجنہ اماء اللہ دہلی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لائی کرگس

بچوں کو جفاکش کیونکر بنایا

لائی کرگس۔ اسپارٹا کے شاہی خاندان کا ایک معزز رکن تھا۔ اور اس نے بہت سے ممالک کی سیاحت نہایت غور و فکر کے ساتھ کی تھی۔ ایران۔ شام۔ مصر۔ اٹلی وغیرہ میں وہ اچھی طرح سیروا فی الارض کی داد دے چکا تھا۔

لائی کرگس نے ایسے قوانین بنائے۔ جن کے ذریعہ اہل ملک کی ملکیت میں پہنچکر سونا چاندی بیکار پڑا رہے۔ اور اس کی تقسیم سب میں بحصہ مساوی ہو جائے۔ اس نے سونے اور چاندی کا سکہ بند کر کے لوہے کے ایسے وزنی سکے ایجاد کئے۔ جن کی حمل و نقل دشوار ہو گئی۔ یہ آہنی سکے آسانی کے ساتھ نہ تھیلوں میں بھرے جا سکتے تھے۔ اور نہ ایک جگہ سے دوسری جگہ آسانی کے ساتھ منتقل کئے جا سکتے تھے۔

بچوں کو زراعت۔ صنعت و حرفت اور زیادہ تر فوجی تعلیم دیجاتی تھی۔ بچوں کو سکھایا جاتا تھا۔ کہ وہ ادنیٰ درجہ کا کھانا بے چون و چرا کھا لیا کریں۔ بدمزاجی سے کوسوں دُور رہیں۔ جفاکشی کو اپنا شعار بنائیں۔ اپنی ہستی کو قوم اور ملک کی ملکیت تصوّر کریں۔ ننگے پاؤں پھریں۔ اور بغیر بستر سوئیں سات برس کی عمر تک صرف ایک کپڑے سے جسم چھپائے رکھیں۔ سات برس کی عمر کے بعد وہ قوم کے سپاہی سمجھے جائیں۔ بچوں کو ابتدا ہی سے یہ تعلیم دیجاتی تھی۔ کہ وہ حکومت کے ارادہ کے مقابلہ میں اپنے عزم و ارادہ کو کبھی بھول کر بھی ترجیح نہ دیں۔

ہمّت اور شجاعت کا امتحان لینے کے لئے ایک ایسا تیوہار مقرر کیا گیا تھا۔ جس میں لڑکوں کے ننگے بدن پر انکے والدین کے روبرو کوڑے لگائے جاتے تھے۔ لڑکوں کے جسم لہولہان ہو جاتے تھے۔ بلکہ بعض مر بھی جاتے تھے مگر زبان سے اُف تک نہ کرتے تھے۔ ماں باپ یہ سب تماشا اپنی آنکھوں سے دیکھتے تھے۔ اور ہر ضرب پر شاباش اور مرحبا کا نعرہ لگاتے تھے۔[1]

KHILAFAT LIBRARY

لائی کرگس نے کھانے پینے کے متعلق ایسے قوانین بنائے کہ شیر بکری کو ایک گھاٹ پانی پلا دیا۔ امیر و غریب ایک قسم کا کھانا کھانے پر مجبور ہوئے۔ اس نے کھانوں کے تکلّفات دُور کر کے مساوات اور یکرنگی کا رنگ پیدا کر دیا۔ اس نے اسپارٹا میں جابجا شاہی باورچیخانے قائم کر دیئے۔ ایک فہرست ضروری اور سادہ کھانوں کی شائع کر دی۔ اور حکم جاری کر دیا۔ کہ اس کے علاوہ دوسری قسم کے کھانے ہرگز ہرگز تیار نہ کئے جائیں۔ ہر شخص کو حکم دیا گیا۔ کہ وہ اپنے گھر کھانا کھانے پر مجرم تصوّر کیا جائیگا۔ کھانا کھانے کے وقت سب کو سرکاری باورچیخانہ میں آنا پڑیگا۔ اور پندرہ پندرہ آدمی ایک دسترخوان پر بیٹھکر کھانا کھائینگے۔ اگر کسی کی نسبت یہ معلوم ہو گیا کہ اس نے اپنے گھر یا اپنی بیوی کے ہمراہ کھانا کھایا ہے تو اسکو سخت عبرتناک سزا دیجائیگی۔ دسترخوان پر جو شخص کم کھاتا تھا۔ اسکو زنانہ پن اور نازک خوئی کا طعنہ دیا جاتا تھا ہر شخص کے لئے مہینہ میں تیس سیر آٹا۔ ڈھائی سیر گھی اور سوا سیر انجیر مقرر تھے۔ بڑے اور بچوں کی غذائیں

---

[1] یہ طریق ظالمانہ اور ناپسندیدہ جہالت پر مبنی ہے ۔ (ایڈیٹر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یا مریضوں کا کھانا ان کے حسب حال تجویز کیا جاتا تھا کھانا کھاتے وقت بدمزگی یا شکر رنجی کی باتوں کی سخت ممانعت تھی۔ حکم تھا۔ کہ کار آمد یا صرف خوش طبعی کی باتیں کیجائیں شر انگیز یا نقصان رساں کلمات کہنے پر سزا دیجاتی تھی۔

واقعہ ہے کہ ایک بار بادشاہ کسی مہم سے واپس آیا۔ اور اس نے اپنے حرم میں اپنی بیوی کے ہمراہ کھانا کھا لیا۔ اس جُرم میں اسکو وہی سزا دی گئی جو کسی عام شخص کو دیجاتی۔ اتفاقاً ایک بار سرکاری دسترخوان پر کھانا کھاتے ہوئے۔ بادشاہ کی زبان سے یہ نکل گیا۔ کہ کھانا بدمزہ ہے۔ باورچی اس بات پر برافروختہ ہو گیا۔ اور اپنے بادشاہ سے صاف صاف کہدیا کہ محنت کرنیکے بعد کھانا کھایا کیجئے جب کوئی آدمی محنت کے بعد کھانا کھاتا ہے تو وہ اسکو بہت مزہ دار معلوم ہوتا ہے۔

نظام طعام مقرر ہونے کی ابتدا میں بیحد بغاوت ہوئی۔ چٹوروں نے آسمان سر پر اُٹھا لیا۔ حکومت کو مداخلت بیجا کا ملزم ٹھیرایا گیا۔ اور ایک یہی قانون کیا اور دوسرے قوانین میں بھی لائی کرگس کو بڑی بڑی جانفشانیاں برداشت کرنی پڑیں۔ شورشیں ہوئیں۔ رعایا بار بار بغاوت پر آمادہ ہوئی۔ مگر وہ اپنے پختہ ارادہ اور عزم راسخ کی بنا پر بالآخر کامیاب ہُوا۔ اہل ملک نے اکثر اسکو قتل کرنے کی کوشش کی اسپر بار بار قاتلانہ حملے کیئے گئے۔ مگر لائی کرگس اپنے کام میں مشغول رہا۔ اور حسن اخلاق ضبط نفس عفو عام اور رواداری سے کام لینے کو اپنا شعار خاص بناتا رہا۔

جب لائی کرگس نے اپنے قوانین کو جاری کیا۔ تو اول اول عوام میں ایک کھلبلی سی مچ گئی۔ بالآخر خفیہ سازشوں نے کھلم کھلا بغاوت کی شکل اختیار کر لی۔ عوام کہتے تھے کہ لائی کرگس بہت بڑا بے ایمان ہے۔ چاندی سونا اپنے لئے جمع کرتا ہے۔ اور لوہے کے سکّے ہم کو دیتا ہے۔ وہ ہمیں بہترین لباس پہننے سے منع کرتا ہے مکانات کی آرائش سے روکتا ہے۔ دیواروں اور چھتوں پر نقش و نگار کی ممانعت کرتا ہے۔ اچھی میزیں اور اچھی کرسیاں تک بھی استعمال نہیں کرنے دیتا۔ ہم اپنی مرضی کے مطابق کھانا تک بھی نہیں کھا سکتے ہیں۔ اور ہم کو پندرہ پندرہ کی تعداد میں جانوروں کی طرح میز پر جمع کر دیتا ہے۔ ہم کو سیاہ شوربہ۔ آش جو۔ پنیر۔ انجیر۔ یا مچھلی کے سوا اور کچھ نہیں دیتا۔ الغرض وہ بُرا حاکم اور بہت ظالم انسان ہے۔ جسوقت لوگوں میں یہ شورش ہو رہی تھی۔ اتفاقاً اسی وقت لائی کرگس بھی اُدھر سے گذرا۔ اسکو دیکھتے ہی شورش پسند مشتعل در آتش ہو گئے۔ اور لائی کرگس پر پتھر برسانے لگے۔ لائی کرگس نے مجبور ہو کر ایک مندر میں پناہ لی۔ لیکن مندر میں پہنچنے سے پیشتر ہی اس کو ایک شخص نے مجروح کر دیا۔ اور اس کی آنکھ میں سخت چوٹ لگی۔ لائی کرگس نے اس حالت پر بھی صبر و سکون سے کام لیا اور لوگوں کو اپنا خون آلودہ چہرہ دکھا کر کہا۔ کہ میں تمھارا بدخواہ نہیں ہوں۔ اسپر بالآخر شورش پسندوں کو شرمندہ ہونا پڑا۔ اور چاروں طرف سے حملہ آور پر لعنت ملامت ہونے لگی لوگ چاہتے تھے کہ اس کو ہلاک کر دیں۔ لیکن لائی کرگس نے ان کو ایسا کرنے سے منع کیا اور اپنے حملہ آور الیکسنڈر کو بحفاظت اپنے مکان پر لے گیا۔ چند روز اس کو اپنی معیت میں رکھا۔ اور حسن اخلاق سے پیش آیا۔ جب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

الیکسنڈر لائی کرگس سے جدا ہوا - تو وہ اس کا بہت بڑا مدّاح تھا - اور لوگوں میں لائی کرگس کی تعریف کیا کرتا تھا۔

لائی کرگس اس قسم کی مشکلات کے بعد کامیاب ہو گیا اور مجموعی طور پر اس کے قوانین کا یہ اثر ہوا - کہ اسپارٹا والے اپنی ہستیوں کو سب سے اہم اور سب سے مقدم تصوّر کرنے لگے - انہوں نے سمجھ لیا کہ انکا وجود صرف ملک اور قوم کی خدمت کے لئے قائم وجود میں آیا ہے حسد کینہ حرص وغیرہ جیسی مذموم خصائل ان سے بالکل معدوم ہو گئیں - جب اس نے دیکھا کہ اسپارٹا میں میرے قوانین بخوبی رواج پا گئے ہیں اور لوگ ان کی خود بخود دل سے قدر کرنے لگے ہیں تو ایک دن اسپارٹا والوں کو جمع کیا - اور ایک مؤثر خطبہ میں ظاہر کیا کہ ابھی تک میرے قوانین مکمّل نہیں ہوئے ہیں - لہٰذا میں ڈلفی پہاڑ پر دیوتا کی خدمت میں حاضر ہوتا ہوں اور دیوتا کی رائے اس بارہ میں معلوم کرتا ہوں - میرے واپس آنے تک تم بڑی احتیاط اور پابندی کے ساتھ ان قوانین پر عمل کرتے رہنا - یہ نصیحت کرنے کے بعد وہ ڈلفی پہاڑ پر چلا گیا - اس نے چند روز کے بعد کہلا بھیجا کہ دیوتا کی رائے میں قوانین مکمّل ہیں دیوتا ان کو بیحد پسند کرتا ہے - اور کہتا ہے کہ جب تک اسپارٹا والے ان پر عمل کرتے رہیں گے - ہرگز ذلیل و خوار نہ ہونگے - دیوتا کا یہ حکم بھی ہے کہ جب تک مَیں تم میں واپس نہ آجاؤں تم مجھے اور ان قوانین کو یاد کرتے رہو - اس کے بعد لائی کرگس نے یہ خیال کر کے کہ میری واپسی کے انتظار میں اسپارٹا والے ان قوانین پر عمل پیرا رہیں گے - ڈلفی پہاڑ پر اقامت اختیار کر لی اور وہیں مر گیا - اپنی قوم میں واپس نہ آیا - اسپارٹا والے اسکو سات سو برس تک یاد کرتے رہے اور اس کے قوانین کو اپنی حیات سمجھتے رہے ٭ (ریاست)

بہادر لڑکی

KHILAFAT LIBRARY

نوا تھیسٹن شائر کے وزلے خاندان کی کلغی پر ایک عورت کی تصویر بنی ہوئی ہے - جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں - سینہ کھلا ہوا - اور سر پر خود پہنے ہوئے ہے - اور کاندھے پر دوپٹہ لٹک رہا ہے ٭

واقعہ یہ ہے - کہ ۱۸۳۵ء میں ایگنیس کے باپ ہوٹاٹ نے دوسری شادی کر لی تھی - انہی دنوں میں ایک رئیس انگر ڈبل سے زمین کے بارہ میں ہوٹاٹ کا جھگڑا ہوا - جو کسی طرح طے ہونے میں نہ آتا تھا - آخر فیصلہ اس پر ہوا کہ ہوٹاٹ اور انگر ڈبل میں سے جو دوسرے کو کُشتی لڑ کر پچھاڑ لے - بس وہی اس زمین کا مالک ہو جائے - دونو نے یہ شرط منظور کر لی - اور اس کے لئے وقت اور تاریخ مقرر ہو گئی ٭

اتفاق کی بات جس دن کُشتی کا وعدہ تھا - اسی دن ہوٹاٹ سخت بیمار ہو گیا - ایسی حالت میں بھلا وہ اس سے کیسے لڑ سکتا تھا - اس کی لڑکی ایگنیس کو یہ گوارا نہ ہوا - کہ اسکا باپ اس زمین سے محروم رہ جائے اور اس طرح ذلیل ہو - چنانچہ مردانہ لباس پہن کر باپ کی بجائے وہ اکھاڑے میں جا پہنچی - اور چونکہ وہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

باپ سے صورت میں بہت ملتی جُلتی تھی۔ اس لئے انگز ڈبل اسے پہچان بھی نہ سکا ؛

کُشتی شروع ہو گئی - دونو طرف سے زور ہونے لگے۔ آخر بہت دیر کی کوشش کے بعد ایگنیس نے انگز ڈبل کو چاروں شانے چت زمین پر دے پٹکا انگز ڈبل کے چت ہوتے ہی ایگنیس نے اپنے سر کے بال کھول دیئے۔ سینہ بھی ننگا کر دیا۔ اور دوپٹہ کاندھے پر ڈال کر لوگوں کو یہ بتا دیا۔ کہ عورت نے اس جوان مرد کو اتنی آسانی سے پچھاڑا ہے ؛

انگز ڈبل شرمندہ ہو کر اکھاڑے سے باہر چلا گیا۔ اور پھر کسی نے اس کی صورت نہ دیکھی ؛

اور اس خاندان کی وارث وہی لڑکی قرار پائی۔ اس نے ایک نوجوان ڈڈلے سے شادی کر لی۔ اور اس وقت سے آجتک یہ نشان ڈڈلے خاندان میں یادگار کے طور پر چلا آرہا ہے ؛ (گلدستہ)

KHILAFAT LIBRARY

ہندوستان کی مردم شماری

شملہ - ۸ مئی - تازہ ترین مردم شماری کے جو اعداد شائع ہوئے ہیں۔ وہ حسب ذیل ہیں :-

(۱) ہندو	۲۲	کروڑ	
(۲) مسلمان	۷	"	
(۳) بدھ	۱	"	۷۵ لاکھ
(۴) سکھ	۰	۰	۳۲ لاکھ
(۵) جین	۰	۰	۱۱ "
(۶) پارسی	۰	۰	۱ "
(۷) عیسائی	۰	۰	۴۷ "
(۸) یہودی	۰	۰	۲۱ "

باپ کی عزت کے لئے جان نثاری

اودیپور کے مہاراجہ رانا بھیم سنگھ کی ایک لڑکی تھی جس کا نام کشنا کماری تھا۔ کشنا کماری نہایت ہی حسین اور بہت ہی نیک تھی۔ اُس کا حسن اس درجہ کا تھا۔ کہ لوگ اُسے "گلشنِ راجپوتانہ کا پھول" کہکر یاد کرتے تھے۔ جب کشنا کماری سن بلوغ کو پہنچی تو اُس کی شادی جودھپور کے راجہ سے جو اس کے باپ رانا بھیم سنگھ کا ہمنام تھا۔ ہوئی۔ شادی کے تھوڑے ہی عرصہ بعد راجہ بھیم سنگھ (مالک تخت جودھپور) کا انتقال ہو گیا۔ اور ماڈن سنگھ گدی نشین ہُوا۔ کشنا کماری نے اپنے ایام زندگی وہیوگی کو گذارنے کی خاطر اپنے باپ کے یہاں اودیپور میں جاکر سکونت اختیار کی ؛

ماڈن سنگھ گدی پر بیٹھنے کے ساتھ ہی اس امر کا بھی خواہشمند ہُوا۔ کہ کشنا کماری کی شادی اُس سے کر دی جائے۔ لیکن نہ تو رانا بھیم سنگھ نے اسے قبول کیا اور نہ کشنا کماری نے۔ سیوا سنگھ نے جو متوفی راجہ بھیم سنگھ کا وزیر تھا جگت سنگھ راجہ جے پور کو اس امر کی ترغیب دی۔ کہ وہ بھی کشنا کماری کا طالب ہو۔ اصل منشاء سیوا سنگھ کا یہ تھا۔ کہ ماڈن سنگھ اور جگت سنگھ میں جنگ چھڑ جائے۔ سیوا سنگھ اپنے مقصد میں کامیاب ہُوا۔ جگت سنگھ نے اپنا مطلب حاصل کرنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی غرض سے امیر خاں سے جو پنڈاری گروہ کا سردار تھا مدد طلب کی۔ پہلے تو امیر خاں نے جگت سنگھ کا ساتھ دیا۔ لیکن زائد صلہ کی توقع پر ماڈن سنگھ کا معاون بن گیا۔ محض کشنا کماری کو حاصل کرنے کی غرض سے تمام راجپوتانہ میں رخنہ پڑ گیا۔ امیر خاں کبھی رانا بھیم سنگھ کے ممالک میں لوٹ مار مچاتا۔ اور کبھی جگت سنگھ کے مملوکہ حصہ راجپوتانہ پر حملہ آور ہوتا۔ جگت سنگھ بھی اسی طرح ماڈن سنگھ کی سلطنت جودھپور پر چڑھائی کرتا۔ کچھ عرصہ تک راجپوتانہ کی یہی کیفیت رہی آخر کار امیر خاں نے ماڈن سنگھ کا وکیل بنکر رانا بھیم سنگھ کے سامنے یہ شرط پیش کی۔ کہ اگر ملک کو غارتگری سے محفوظ رکھنا منظور ہو تو رانا کو چاہیئے۔ کہ کشنا کماری کی شادی ماڈن سنگھ سے کردے یا کماری کو قتل کر ڈالے تاکہ قصہ ہی مٹ جائے۔ رانا بھیم سنگھ کی حالت عجب کشمکش میں تھی۔ ایک پدری محبت تھی۔ تو دوسری طرف خاندانی عزت کا پاس تھا۔ شرائط کی نامنظوری پر وطن کی بربادی کا نقشہ بھی پیش نظر تھا۔ مجبور باپ آخر کو بے بس ہو کر کشنا کماری کو ہمیشہ کی نیند سلادینے کے لئے راضی ہو گیا۔ لیکن یہ کام کچھ سہل نہ تھا۔ کماری کو قتل کرنے کا اہم کام رانا بھیم سنگھ نے اپنے بیٹے کو سپرد کیا۔ بیٹا خاندان کی عزت کو محفوظ رکھنے کی غرض سے ایک خنجر آبدار لیکر آگے بڑھا لیکن جوں ہی بہن کی پیاری صورت پر نظر پڑی خنجر ہاتھ سے چھوٹ پڑا اور راج کمار چیخ مار کر روتا ہوا واپس چلا گیا۔ اب رانا بھیم سنگھ نے کشنا کماری کو ابدی نیند سلانے کے لئے زہر کا پیالہ پلانا تجویز کیا۔

زہر کا پیالہ تیار کر کے کشنا کماری کے سامنے لایا گیا کماری نے جب یہ سنا کہ یہ زہر کا پیالہ اس کے باپ کی طرف سے لایا گیا تھا۔ تو نہایت ہی تعظیم سے اس پیالہ کو لیکر بلا اظہار انتشار و پریشانی خوشی خوشی پینا شروع کیا۔ ماں اس ارادہ کی خبر سنکر کئی روزوں سے خود کو ایک کمرہ میں بند کیئے ہوئے مصروف نالہ و شیون تھی۔ پیالۂ زہر کی آنے کی خبر سنکر بے اختیار کمرہ سے باہر نکل آئی اور کشنا کماری کو جام زہر کے پینے سے مانع ہوئی ماں کو اس طرح پریشان ہوتے دیکھ نہایت ہی استقلال سے ماں کو کماری سمجھانے اور صبر دینے لگی۔ کشنا کماری نے ماں کو مخاطب کر کے کہا۔ "میری پیاری ماں! میری زندگی کے محض کم ہو جانے پر اپنے کو بیکار کیوں رنجیدہ کرتی ہو۔ کیا میں تمہاری بیٹی نہیں ہوں۔ تمہاری بیٹی ہو کر پھر مجھے موت سے کیوں ڈرنا چاہیئے۔ میری ماں! ہم لوگوں کی پیدائش کا مقصد ہی قربانی ہے۔" مؤرخوں کا بیان ہے۔ کہ جس وقت کشنا کماری زہر پی رہی تھی۔ ایک قطرہ بھی آنسو اس کی آنکھ سے نہ گرا۔ مشیت ایزدی کو دیکھیئے کہ اس زہر کے پینے نے اس پر کچھ بھی اثر نہ کیا۔ زہر دوبارہ تیار کیا گیا اور کماری کو پلایا گیا۔ مگر وہ بھی عاجز رہا۔ آخر کار تیسری مرتبہ سخت ترین زہر تیار کیا گیا۔ جسے پیکر کشنا کماری ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محو خواب ہو گئی اور باپ کی خواہش پر قربان ہو کر خاندان کی عزت کو بدنما دھبہ سے اور وطن کو بربادی سے محفوظ رکھا *

سید نصیر الدین حیدر رضوی ریاست

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جون آف آرک

فرانس کی اس جری اور بہادر خاتون نے پندرھویں صدی میں پیدا ہو کر فرانس کے ڈوبتے ہوئے بیڑے کو بچایا - اور اپنے قوت بازو سے حکومت کو تقویت دیکر ملک کو اغیار کے نرغوں سے نکال لیا جسکی جوانمردی اور دلیری سے شاہ فرانس کو دوبارہ سلطنت حاصل ہوئی۔

جون آف آرک فرانس کے ایک گاؤں ڈوم ریمی میں ۱۴۱۲ء میں پیدا ہوئی - وہ بچپن کے زمانہ میں اپنی ماں بہنوں کے ساتھ سینے پرونے اور مویشیوں کے چرانے کا کام کرتی تھی - جون اوائل عمر ہی سے اپنے وطن کے نازک اور تباہی خیز حالات سُن سُن کر دل ہی دل میں کڑھتی - اور مادر وطن کی خدمت کے لئے گھر سے نکل کر میدان جنگ میں جانے کے منصوبے سوچا کرتی۔ اس کے انہی خیالات کی وجہ سے - اسکو خواب میں غیبی آواز سُنائی دیتی "فرشتے آئے اور کہتے ہیں - کہ اُٹھ اور فرانس کی خدمت کے لئے نکل کھڑی ہو - خدا تجھے کامیاب کریگا" وغیرہ وغیرہ +

بہرکیف بار بار انہی خوابوں اور اپنے دل کی خواہشات سے مجبور ہو کر وہ ایک فوجی افیسر کے پاس گئی - اور خدمت وطن کے لئے فوج میں داخل ہونے کی درخواست کی۔ افیسر نے اسکو فوج میں داخل کر لیا - اور بادشاہ کے پاس لے گیا۔ بادشاہ اس کے خیالات اس کے جوش و خروش اسکی ولولہ انگیز تقریر سُنکر حیران رہ گیا - اور فوراً اس کو ایک دستہ فوج کا سردار بنا کر میدان جنگ میں روانہ کر دیا +

KHILAFAT LIBRARY

جون سے میدان جنگ میں انگریزوں سے سخت معرکہ ہُوا - قریب تھا - کہ ناتجربہ کار کمانڈر (جون) کو شکست ہو - کہ پردۂ غیب سے فتح و نصرت اور کامیابی اسکے خلوص اس کے صدق اس کی جرأت کے باعث اس کے قدم چومنے نازل ہوئی - میدان اسکے ہاتھ رہا - اور انگریز بھاگ گئے - اگرچہ میدان میں وہ زخمی بھی ہوئی +

اگرچہ اولوالعزمی اور عزم بالجزم اس کی طینت میں داخل تھی - مگر اس فتح سے اسکو مزید تقویت حاصل ہوگئی - اور اس کے حوصلے بلند ہو گئے - چنانچہ اس کی فوج نے اس کی ماتحتی میں مقام پاٹے میں انگریزوں پر حملہ کیا - یہ معرکہ بھی جون کے ہاتھ رہا اور انگریزوں کو شکست ہوئی - یہ وہ نازک زمانہ تھا - کہ تمام فرانس پر اسوقت جنگ و جدال کی گھنگھور گھٹا چھا رہی تھی - اور ملک انگریزوں کے تسلط میں آیا ہی چاہتا تھا۔ اہل ملک دو حصوں میں منقسم ہو گئے - ایک پارٹی تو انگریزوں سے مل گئی تھی - اور دوسری بادشاہ کی طرفدار تھی - فرانس کی تباہی یقینی اور انگریزوں کی کامیابی لا محالہ ہونی تھی۔ مگر جون فرانس والوں کی مدد کے لئے میدان جنگ میں اُتر آئی تھی - اسے باوجود ناتجربہ کاری اور کم عمری کے پے در پے فتح نصیب ہوئی +

اس عرصہ میں اس نے پیشین گوئی کی تھی کہ چارلس مقام ریمز میں بادشاہ بنے گا - چنانچہ ریمز میں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس کی تاجپوشی کی رسم ادا ہوئی ۔ اب فرانسیسی فوج فتح و کامرانی کے جھنڈے اُڑا رہی تھی۔ اور ہر جنگ میں اسے جون کی بدولت کامیابی و نصرت نصیب ہوئی تھی ۔

اب چونکہ جون اپنے عزیز ملک کو خطرہ سے نکال چکی تھی اس لئے اس کی خواہش ہوئی۔ کہ وہ پھر اپنے گاؤں میں جاکر اپنے والدین سے اور اعزا و اقربا سے ملے چنانچہ بادشاہ سے خواہش کی۔ مگر بادشاہ جانتا تھا۔ کہ یہ سب فتح و کامیابی اسے جون کے سبب سے حاصل ہوئی۔ اس لئے اس کے چلے جانے سے فوج بددل ہو جائے گی۔ اور کامیابی کا دروازہ بند ہو جائے گا۔ اس لئے اس نے اجازت نہ دی۔ جون کو اس سے بڑا رنج ہوا۔ مگر کیا کرتی خاموش ہو کر رہ گئی۔ اور پھر ہمہ تن خدمت وطن میں مشغول ہو گئی۔ مگر افسوس کہ اب اس کی قسمت کا ستارہ تاریک ہونا شروع ہو گیا۔ اس کے ملک والوں نے خود اس سے غدّاری کی۔ برگنڈی انگریزوں سے ملے ہوئے تھے۔ چنانچہ انگریزوں نے مع برگنڈیوں کے کمپنی کا محاصرہ کر لیا۔ جہاں جون موجود تھی۔ جون نے نہایت بہادری سے مقابلہ کیا۔ قریب تھا کہ میدان جون کے ہاتھ رہے۔ کہ انگریز اس کو دباتے ہوئے شہر کے دروازہ تک چلے گئے۔ اور برگنڈیوں سے مل کر اسے ہر دو طرف سے گھیر لیا۔ اگرچہ اب بھی وہ بڑی ہمت سے مقابلہ کرتی رہی۔ مگر افسوس کہ اس کے غدّار ہموطنوں یعنی برگنڈیوں نے اسے گرفتار کر کے مذہبی عدالت کے سپرد کر دیا۔ جہاں اس پر مقدمہ چلایا گیا۔ اور بڑے بڑے بشپ اور پادری فیصلہ کے لئے مقرر ہوئے مقدمہ بہت طویل ہوا۔ بہت بحث مباحثہ کے بعد عدالت سے یہ فیصلہ ہوا۔ کہ "یہ لڑکی جادوگرنی اور شیطان کی مطیع تھی۔ اس لئے زندہ جلا دینے کے قابل ہے" اس زمانہ میں فرانس میں یہ قانون رائج تھا۔ کہ جو مرد یا عورت شیطان کے مطیع ہوتے۔ ان کو زندہ جلا دیا جاتا۔ اسی قانون کے ماتحت جون کو بھی زندہ جلانے کا حکم دیا گیا ۔

KHILAFAT LIBRARY

شاہ فرانس یعنی چارلس ہفتم نے یہ سب کچھ سُنا مگر واہ رے خود غرضی اور احسان فراموشی کہ وہ بہادر ہستی وہ نیک خاتون جسکی بدولت اسے تاج و تخت و سلطنت نصیب ہوئی۔ اس کی رہائی کے لئے ذرا بھی کوشش نہ کی۔ اس کے قتل کی خبر سے اسکو ذرا بھی تکلیف نہ ہوئی۔ اس کی زبان و قلم نے ایسی محسنہ کی مدد کے لئے ذرا بھی جنبش نہ کی۔ الغرض اسکے ظالم ہموطنوں نے اس پر جادوگرنی کا الزام لگا کر اسے زندہ جلا دیا ۔

فرانس جیسے مست اور گناہوں میں مبتلا رہنے والے لوگوں میں ایسی باعصمت نیک سخنی اور پابند مذہب عورت کا پیدا ہونا تعجب خیز ہے ۔

ایک یورپین مصنف اس کی نسبت کہتا ہے۔ "جون نے سخت سے سخت مصیبت میں بھی حلم کو نہ چھوڑا یہ بُروں میں نیک تھی۔ خود جنگ میں پُرامن تھی۔ یہ لڑائی میں خدا کی رُوح اپنے ساتھ لیجاتی تھی"

جون کی موت کے بہت عرصہ بعد فرانسیسیوں کو اس کی وفاداری اور بہادری یاد آئی۔ تو اس کی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادگار میں ایک بُت رواں میں جہاں وہ جلائی گئی تھی بنادیا جو اب تک قائم ہے۔

اب تمام یورپ میں اس کی بہادری رسمی قربانی اور ایثار کا شہرہ ہے۔ اس کو فرانس کی نجات دہندہ کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ اس کا نام شہرت جاودانی کا گراں بہا تاج پہن چکا ہے۔

تاریخ میں اس کا نام سنہرے حرفوں سے لکھا جاتا ہے۔ اور رہتی دنیا تک لکھا جائیگا۔

کاش وہ ایثار وہ قربانی وہ بہادری وہ استقلال جو اس نے اپنے وطن کے لئے دکھلایا۔ ہم اپنے مذہب کیلئے کر دکھلائیں۔ قربانی کی یہ رُوح جو کبھی ہماری ماؤں یعنی قرون اولیٰ کی خواتین کے سینوں میں جلوہ گر تھی۔ آج ہم میں عود کر آئے۔ تو کچھ شک نہیں کہ ترقی کی راہیں ہمارے لئے بجائے کانٹوں کے پھولوں سے آراستہ ہو جائیں۔

خاکسار لئیقہ بیگم از کلکتہ

ایک خاتون کا کارنامہ

اولاد کی محبّت

سینما میں بعض حیرت انگیز مناظر دکھائی دیتے ہیں۔ بعض مخصوص کاموں کے لئے مثلاً بلندی پر سے کودنا سمندر میں تیرنا۔ جلتی آگ سے نکلنا۔ ایسے لوگوں کی خدمات معاوضہ پر حاصل کیجاتی ہیں۔ جن کو اس کام کی پوری مہارت ہو۔ امریکہ میں ایک فلم تیار ہو رہا تھا جن میں ایک سین یہ تھا۔ کہ ایک عورت غبارے میں پرواز کرتی ہے۔ اور کافی بلندی پر پہنچکر غبارے سے کودتی۔ اور چھتری کے ذریعہ زمین پر آجاتی ہے۔

کسی ایسی لڑکی کے لئے جو چھتری کے ذریعہ زمین تک پہنچ سکتی ہے کمپنی نے اعلان کیا۔ تاریخ معینہ پر کئی درجن لڑکیاں اپنی اپنی درخواستیں لیکر پہنچ گئیں۔ کام بہت دشوار تھا۔ میدان میں جب رسیوں سے باندھے ہوئے عظیم الشان غبارے کی صورت دیکھی۔ اور یہ خیال کیا۔ کہ ان کو کئی ہزار فٹ کی بلندی پر سے ہوا میں کودنا پڑیگا۔ تو وہ بہت گھبرائیں۔ اور انہوں نے اپنی زندگی خطرے میں ڈالنے سے انکار کر دیا۔ صرف دو لڑکیاں ہوا میں جست کرنے پر رضامند ہوئیں۔ ان میں سے بھی ایک لڑکی نے جب ہوائی چھتری کو ایک مخصوص قسم کا نہ پایا۔ تو غبارے میں اڑنے سے انکار کر دیا۔ اس نے بتایا۔ کہ اس کو صرف ایک ہی قسم کی چھتری کے ذریعہ سے زمین پر اترنے کی مشق ہے۔ اب درخواست کرنیوالیوں میں سے صرف ایک ہی رہ گئی۔ اور وہ پچاس ڈالر کے معاوضہ میں اس بات پر تیار ہو گئی۔ کہ غبارے میں اُڑے۔ اور وہ البتہ بلندی پر سے چھتری کھول کر ہوا میں کود پڑے۔

فلم کے ڈائرکٹروں نے اسے مناسب ہدایات دیں۔ اور سمجھایا۔ کہ جب وہ غبارے میں سے کودے تو اس کو جس جانب کودنا ہو۔ اس کے مخالف سمت کی ڈوری چھتری کی کھینچے۔ لڑکی نے بہت متانت کے ساتھ جواب دیا۔ کہ مجھے کوئی بات بتانے کی ضرورت نہیں۔ میں سب کچھ جانتی ہوں۔

یہ لڑکی اسقدر اطمینان کے ساتھ غبارے میں لٹکی ہوئی ٹوکری میں سوار ہوئی۔ کہ دیکھنے والوں کو حیرت ہوئی۔ اور انہوں نے خیال کیا۔ کہ شاید اس لڑکی کو ہوا میں کودنے کی بہت مشق ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ تھا کہ اس لڑکی نے اپنی زندگی میں کبھی غبارے کی صورت نہیں دیکھی تھی۔ اس کا شیر خوار بچہ ہسپتال میں لب جان تھا۔ اور چونکہ اس کے پاس پیسہ بھی علاج کیلئے نہیں تھا۔ اس لئے یہ پچاس ڈالر کی لالچ میں اپنی زندگی کو خطرے میں ڈال رہی تھی ؛

غبارے کی رسیاں کھولی گئیں۔ اور وہ ہوا میں غبارہ اسقدر اونچا ہو گیا۔ کہ وہ آسمان میں بالکل دھبہ کی طرح نظر آتا تھا۔ غبارہ معینہ بلندی سے زیادہ دور نکل گیا۔ لیکن چھتری نہیں کھلی۔ لوگ حیرت سے غبارے کی جانب دیکھ رہے تھے۔ دفعتاً فضا میں چھوٹی سی کوئی چیز اڑتی ہوئی نظر آئی لوگوں نے سمجھ لیا۔ کہ وہ لڑکی چھتری کی مدد سے نیچے اتر رہی ہے۔ چھتری زمین کے قریب آگئی۔ تماشائیوں کے چہرے خوف سے زرد ہو گئے۔ چھتری بجلی کی تاروں کے قریب جا رہی تھی۔ لڑکی نے غلط سمت کی ڈوری کھول لی تھی۔ اب اس کے زندہ بچنے کا کوئی امکان نہ تھا۔ اندیشہ تھا۔ کہ بجلی کی لہر اس کو ہمیشہ کے لئے تربت کی آغوش میں سلا دیگی۔ مگر لڑکی خوش نصیب تھی چھتری کا رخ خود بخود برقی تاروں کی جانب سے ہٹ گیا۔ اور وہ صحیح و سلامت زمین پر اتری۔ اس نے فوٹو لینے والوں اور تماشائیوں کو سلام کیا۔ اور بیہوش ہو کر گر پڑی۔ فلم کمپنی کے ڈائرکٹروں کو اصل واقعہ معلوم ہوا۔ کہ اس نے اولاد کی محبت میں کس طرح پچاس ڈالر کے لئے اپنی زندگی کو خطرے میں ڈالا۔ تو انہوں نے طے شدہ معاوضہ کے علاوہ اسکو کچھ اور رقم بھی بطور انعام دی ؛

دنیائے فلم میں اسی طرح تحیر خیز واقعات بکثرت ہوتے رہتے ہیں ؛ (ریاست)

KHILAFAT LIBRARY

رپورٹ لجنہ اماءاللہ سیالکوٹ
(سنہ ۱۹۳۰ء)

۱- جنوری سنہ ۱۹۳۰ء کے ماہواری جلسہ میں خادمہ کی تقریر مستورات میں مذہبی تعلیم پر تھی جس میں حسب ہدایت حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ممبرات کو ترجمہ نماز مستورات کو پڑھانے کی خاص ہدایت کی گئی۔ تین سال سے ماہ صیام میں نماز تراویح میں آنیوالی مستورات سے ترجمہ نماز سننے اور پڑھنے کا انتظام ہے۔ قریباً جماعت کی مستورات ترجمہ نماز پڑھ چکی ہیں۔ تاہم بعض ممبرات نے اپنے اپنے حلقہ میں غیر احمدی مستورات کو ترجمہ پڑھایا ؛

۲- مستورات کے جلسے باقاعدہ ہوتے رہے ہیں ؛

۳- سکول میں مذہبی و اخلاقی لیکچروں کا سلسلہ جاری رہا۔

۴- طالبات کے ماہواری اجلاس زیر انتظام محترمہ سیدہ رفعت صاحبہ استانی دینیات باقاعدہ ہوتے رہے ہیں۔ جس میں طالبات اپنے لکھے ہوئے یا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اور منتخب کیئے ہوئے مضامین پڑھتی ہیں +

۵۔ مئی ۱۹۳۰ء میں سیکرٹری ینگ ایسوسی ایشن جموں نے خاکسارہ کو سالانہ جلسہ پر مدعو کیا جس میں خاکسارہ نے قریباً ڈیڑھ گھنٹہ مستورات کی مذہبی تعلیم و تربیت اور فرائض مسلمات پر تقریر کی۔ جس کا مستورات پر بہت اچھا اثر ہوا۔ اسی ماہ کے آخر دوبارہ انجمن نے باصرار بلایا۔ اور بضرورت خاص اسلامی پردہ پر تقریر کرائی۔ الحمد للہ کہ ان ملاقاتوں میں احمدیت کی نسبت مستورات میں جو غلط فہمیاں جاگزین ہوگئی ہوئی تھیں انکے ازالہ کا موقع ملا۔ یعنی تبلیغ سلسلہ کا +

۶۔ جون ۱۹۳۰ء میں استانی سیدہ عصمت النساء کو بغرض ایس۔ وی کرنے لاہور روانہ کیا۔ طالبات و معلمات نے استانی مذکورہ کو کچھ تحائف پیش کیئے اور پھول پہنائے۔ استانی مذکورہ کے اخلاق و محبت کا شکریہ ادا کیا۔ اور رقت کے ساتھ واپسی و کامیابی کی دعا کی گئی۔ استانی مذکورہ نے طالبات کو نہایت مفید نصائح پر لکھا ہوا مضمون پڑھکر سنایا۔ خاکسارہ نے فرائض استاد و اطاعت شاگرد اور اسکے برکات پر تقریر کی۔ دعا پر یہ نہایت پر اثر کاروائی ختم ہوئی +

KHILAFAT LIBRARY

۷۔ اسی ماہ میں استانی صاحبہ رخصت بوجہ علالت سکول سے علیحدہ ہوئیں۔ گو انکی جگہ استانی مل گئی۔ مگر نئی استانی مذہبی تعلیم و تربیت کیلئے مفید ثابت نہ ہوئی۔ نیز مڈل جماعت کے لئے ایس۔ وی استانی کا میسر نہ آنا باعث پریشانی رہا۔ گو دینیات کی تعلیم کا انتظام خاطر خواہ نہ رہا تھا۔ تاہم اکتوبر میں مولویصاحب غلام رسول راجیکی نے طالبات کا امتحان لیا۔ ترجمہ نماز کلمات طیبہ قرآن و حدیث کے علاوہ زبانی سوالات ارکان اسلام مختلف مذاہب میں امتیازی نشان و عقائد کے اختلافات احمدی غیر احمدی میں فرق۔ مسیح موعودؑ کی صداقت کے نشانات پر خاطر خواہ جواب دیئے +

۸۔ نئے سال میں ابتدائی جماعتوں میں کمزوری پاکر ماہواری جلسے میں ممبرات لجنہ کو اس طرف توجہ دلائی جس پر محترمہ سکینہ صاحبہ نے اس خدمت کے لئے اپنا نام دیا۔ اور قریب ڈیڑھ ماہ تک نہایت شوق و تندہی کے ساتھ آنریری طور پر دینیات کا کام کراتی رہیں۔ مگر بوجہ بعض مجبوریوں کے انہیں جلد علیحدہ ہونا پڑا۔ حضرت مولوی صاحب راجیکی سے ایک تقریر طالبات میں اور دوسری عام مستورات میں کروائی۔ بعض مستورات مولویصاحب مذکور کے درس قرآنی سے بھی مستفیض ہوتی رہیں +

۹۔ ستمبر کے ماہواری جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تقریر پر بنات احمدیہ کو چندہ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ جس پر احمدی لڑکیوں کے علاوہ سکول کی بعض نابالغ بچیوں نے بھی باصرار چندہ لکھوایا۔ جو حسب توفیق ادا کر رہی ہیں

۱۰۔ جلسہ سیرۃ النبیؐ پر لجنہ کی طرف سے اشتہار و سائبان وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ سکول کی چھوٹی بچیوں نے نہایت شوق و اتحاد سے شہر میں اشتہار تقسیم کئے۔ اور زیادہ تر ہندو عورتوں کو اس جوابیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کہ ہم اُردو پڑھنا نہیں جانتیں۔ خود اشتہار پڑھ کر سُناتی رہیں۔ یہی وجہ تھی۔ کہ اس سال جلسہ میں ہندو خواتین کی تعداد نسبتاً زیادہ تھی۔ جلسہ گاہ کو انجمن نے گیلریوں سے وسیع کیا تھا۔ حاضرات جلسہ کی تعداد پانچ صد سے کچھ زائد تھی۔ طالبات و ممبرات نے نعت و مضامین وغیرہ پڑھے۔ کارروائی اجلاس مطابق پروگرام نہایت خاموشی و عمدگی سے ہوئی۔ ممبرات لجنہ نے انتظام کو نہایت ہوشیاری سے قائم رکھا۔ خادمہ نے ایک گھنٹہ تک شانِ نبوّت پر تقریر کی۔ جس میں واضح کیا گیا۔ کہ نبی کے آنے کی کیا غرض ہوتی ہے۔ اور کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلّم نے ان اغراض کو کامل و بے نظیر طور پر پورا کیا۔ مستورات نے نہایت اچھا اثر لیا۔ اور پریذیڈنٹ صاحبہ ڈاکٹر دمینتی دیوی نے ہمارے مقاصد و کارروائی پر نہایت خوشی کا اظہار کیا ؛

۱۱۔ نومبر میں ہمارے سکول کی ہیڈ معلّمہ صدیقہ بیگم صاحبہ شادی ہوجانے پر مستعفی ہوگئیں طالبات و اُستانیوں نے انہیں علیحدٰٹی پارٹی دی۔ اور لجنہ کی طرف سے انہیں الوداعی پارٹی دیگئی چونکہ اُستانی مذکور لجنہ کی ممبر تھیں۔ خادمہ نے لجنہ کی طرف سے اُستانی صاحبہ کی خدمات کا شکریہ ادا کرتے ہوئے مسلک مسیح موعود ؑ اور اپنے فرائض و دیگر ضروری ہدایات پر تقریر کی۔

۱۲۔ سکول کو ایس۔ وی ہیڈ معلّمہ مل گئیں۔ مگر غیر احمدی۔ اور جو احمدی اُستانی نئی رکھی۔ وہ بھی دینیات کرانے میں عاجز۔ لہٰذا دینیات کی سابق اُستانی سیّدہ رفعت صاحبہ کو دوبارہ کہا گیا۔ جنہوں نے اس خدمت کو بخوشی منظور کرلیا اب خدا کرے۔ کہ ان کی صحت قائم رہے۔ آمین ؛

آٹھویں جماعت کو ترجمہ قرآن و انگریزی مینجر سکول پس پردہ پڑھاتے ہیں۔ تعداد طالبات دو صد سے زائد رہی۔ الف فریق داخلہ دن بدن ترقی پر ہے۔ جس کی وجہ سے عمارت سکول کی ناکافی ہے ؛

تعداد اُستانیاں		ایس۔ وی	۱
″	″	جے وی	۵
″	″	دینیات	۱

گرانٹ سرکاری	۰ ـ ـ ۳ ـ ۱۲۴۳
جو بعض بزرگان سے بتوسط مینجر صاحب وصول ہوا۔ } چندہ امدادی	۰ ـ ۰ ـ ۱۵۶
چندہ مستورات ماہواری	۰ ـ ۱ ـ ۳ ـ ۵۸
چندہ خاص جو بعض ممبرات کی کوشش یا ذات سے وصول ہوا:۔	
سکینہ بی بی اہلیہ ماسٹر کریم بخش صاحب مرحوم کڑے طلائی قیمتی	۰ ـ ۷ ـ ۲۴۰
احمدی بی بی اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب	۰ ـ ۰ ـ ۴۲
سیّدہ نظیر بیگم صاحبہ	۰ ـ ۰ ـ ۲۰
بتوسط سیّدہ رفعت صاحبہ	۰ ـ ۰ ـ ۳۰
بتوسط اُستانی محمودہ بیگم صاحبہ	۰ ـ ۰ ـ ۳۰
غلام فاطمہ صاحبہ	۰ ـ ۰ ـ ۸
متفرق	۴۰
میزان کُل	۰ ـ ۸ ـ ۲۳۹۳

خرچ سکول ۱۹۳۰ء ۰ ـ ۳ ـ ۲۳۲۵ سیّدہ فضیلت سیالکوٹ

KHILAFAT LIBRARY

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مستورات کے لئے سبق آموز داستان

زمانۂ قدیم کا ذکر ہے کہ بادشاہ ضحاک کے کندھوں پر دو سانپ پیدا ہو گئے تھے۔ ہر روز شہر میں سے ایک آدمی کو پکڑ کر اُسکے سر کا مغز نکال کر سانپوں کو بطور خوراک کھلایا جاتا تھا۔ ایک روز بد قسمتی سے حمیدہ نام عورت پر قرعہ نکلا۔ چنانچہ اُسکے بیٹے، بھائی اور شوہر کو گرفتار کرکے قید خانہ میں لے آئے۔

حمیدہ دردناک لہجہ میں فریاد کرتی ہوئی شاہ ضحاک کے دربار میں پہنچی۔ اور عرض کیا کہ حسب معمول قاعدہ کے خلاف میرے گھر سے ایک کی بجائے تین شخصوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ حمیدہ کی فریاد بادشاہ نے محل میں سُنی۔ اور اُس کا حال پوچھا۔ چنانچہ اصل واقعہ بادشاہ کو بتلایا گیا۔ بادشاہ نے حکم دیا کہ تینوں میں سے ایک شخص جو حمیدہ کے انتخاب کے مطابق آزاد کر دیا جائے۔ بس حمیدہ کو قید خانہ کے دروازے پر لے گئے۔

سب سے پہلے حمیدہ کی نظر اپنے شوہر پر پڑی۔ ازدواج کی شفقت نے اُس کے دل میں دھڑکن پیدا کی اور موافقت کی محبت نے دل میں حرکت کی۔ وہ چاہتی تھی کہ اپنے خاوند کو چھڑا لے۔ مگر اسکی نظر بیٹے پر پڑی۔ نزدیک تھا۔ کہ وہ اپنے بیٹے پر انگلی رکھ کر شوہر کو مصیبت کے پنجہ میں ڈال دے۔ لیکن اچانک اس نے اپنے بھائی کو دیکھا کہ بیڑیوں میں مقید ہے۔ اور حسرت کے آنسو اسکے گالوں پر گر رہے ہیں۔ چنانچہ اُس نے دل میں کہا میں حیران ہوں کہ اپنے نورِ دیدہ یعنی بیٹے، آرائشِ زندگانی یعنی خاوند اور آرام دل یعنی بھائی میں سے کس کو بچاؤں۔ اور اپنے بیقرار دل کو کس طرح قرار پر لاؤں۔ پھر فیصلہ کر لیا کہ کسی صورت میں بھی بھائی کے رشتہ کو قطع نہیں کیا جا سکتا۔

ع۔ برے بدل چگونہ گزیند کسے بدل

اُس نے دل میں کہا میں جوان عورت ہوں۔ شادی کرکے دوسرا شوہر حاصل کر سکتی ہوں اور اس طرح پہلے بیٹے کی وفات کے زہر کو دوسرے کی زندگی کے تریاق سے دفع کر سکتی ہوں لیکن یہ ہرگز ممکن نہیں کہ اپنے وفات یافتہ والدین سے دوسرا بھائی بھی حاصل کر سکوں۔ اور حقیقی اُلفت سے مسرور ہو سکوں ناچار خاوند اور فرزند کا خیال چھوڑ کر بھائی کا ہاتھ پکڑا اور اُسے قید خانہ سے باہر لے آئی۔

جب بادشاہ ضحاک کو اس امر کی اطلاع ہوئی تو اُس نے حمیدہ کے شوہر اور فرزند کو بھی آزاد کر دیا۔ (ترجمہ از فارسی)

سیّدہ محمودہ بیگم قادر منزل منٹگمری

زنانہ خوبصورتی کے راز

(۱) جس وقت خوب اشتہا صادق معلوم ہو کھانا کھاؤ۔ اس حالت میں خوبصورتی پر کوئی بُرا اثر نہیں پڑتا۔ (۲) جہاں تک ممکن ہو گرم پانی استعمال نہ کرو۔ ہمیشہ ٹھنڈے پانی سے غسل کرو موسم سرما میں بھی ٹھنڈا ہی پانی استعمال کرنا چاہیئے۔ (۳) کھانے کے اوقات مقرر کرلو۔ (۴) کریم استعمال نہیں کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اس سے خوبصورتی میں فرق آجاتا ہے (۵) سفید پوڈر چھڑک کر استعمال کرو (۶) پیدل چلنے سے مت ڈرو۔ کیونکہ حفظانِ صحت اور خوبصورتی برقرار رکھنے کا یہی سب سے اچھا ذریعہ ہے۔ (۷) گوشت دن میں ایک بار سے زیادہ نہ کھاؤ۔ (۸) اگر یہ چاہتے ہو تو کپڑا ایسے رنگ کا پہنو جو تمہارے چہرہ کے رنگ سے ملتا جلتا ہو۔ اور سب سے بڑھکر یہ کہ غم و الم کو اپنے پاس پھٹکنے نہ دو۔

دارالامان کی خبریں

۲۴ر مئی حضرت خلیفۃ المسیح اپنے سفر سے واپس تشریف لا چکے ہیں۔ شب درمیان ۲۱ و ۲۲ مئی ۱۹۳۱ء ۱۲ بجے رات کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے مشکوئے معلّٰی میں حرم دوم سیدہ مریم خاتون صاحبہ سے لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالیٰ مولود مسعود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز بخشے اور اپنے جد امجد کے کمالات کا وارث بنائے۔ اللّٰھم آمین ۔

۲۔ ڈاکٹر چوہدری محمد شاہنواز خان صاحب اسسٹنٹ سرجن نے افریقہ سے واپس آکر قادیان دارالامان میں مع اہل و عیال رہائش اختیار کر لی ہے۔ آپ نے حضرت امام اور بعض احباب کو ایک دعوۃ طعام بھی دی ہے۔

۳۔ اس سال امتحان انٹرنس مفصلہ ذیل خاتونیں پاس کیا۔

۱۔ محترمہ ناصرہ بیگم صاحبہ بنت حضرت خلیفۃ المسیح ۔ ۴۳۵
۲۔ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ حرم ثالث ۔ ۴۱۵
۳۔ محترمہ امۃ الحفیظ صاحبہ بنت حضرت مسیح موعودؑ ۔ ۴۹۰ (انگریزی)
۴۔ محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۴۸۷ (انگریزی)
۵۔ محترمہ زبیدہ خاتون صاحبہ ۳۶۳
۶۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت خان نعمت اللہ خانصاحب افسر ۳۸۰
۷۔ محترمہ امۃ الرحمٰن صاحبہ بنت مولانا شیر علی صاحب ۳۹۰

۴۔ مڈل کا نتیجہ بھی نکل آیا۔ مفصلہ ذیل لڑکیاں پاس ہوئیں۔

۱۔ محمودہ بیگم بنت ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب بی۔ اے قادیان
۲۔ کمپارٹمنٹ محمودہ بیگم بنت مولوی نعمت اللہ خانصاحب از بنگہ
۳۔ زینب بی بی بنت امیر احمد صاحب قریشی۔ قادیان
۴۔ صغرا فاطمہ بنت منشی فضل دین صاحب مرحوم "
۵۔ ناصرہ بیگم بنت ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب "

۵۔ ۲۶ر مئی ۱۱ بجے قاضی محمد علی صاحب نوشہروی کا جنازہ گورداسپور سے لاری میں لایا گیا۔ بہت سی خواتین نے جنازہ میں شرکت کی۔ مقبرہ بہشتی میں حضرت مسیح موعودؑ کے شرقی جانب قطعے میں دفن ہوئے۔ مرحوم کی غیرت ایمانی نیکی و پرہیزگاری کا ذکر ہر کہ و مہ کی زبان پر تھا

اللّٰھم اغفر لہ واکرم نزلہ

مصباح میں اشتہار

مصباح تعلیم یافتہ احمدیہ جماعت کی خواتین کا اپنا ہر دلعزیز پرچہ ہے۔ اور ہندوستان سے باہر بھی اسکی اچھی اشاعت ہے۔ اس لئے خواتین کی ضروریات کی اشیاء کے لئے اس اخبار میں اشتہار دینا بہت مفید ہوگا۔ تاجر اور صنّاع اس سے فائدہ اٹھائیں۔ اُجرت اشتہار کا نقشہ حسب ذیل ہے۔ جو فوائد کے مقابل میں بہت معمولی ہے:۔

نقشہ شرح اُجرت اشتہار

بار	صفحہ	ایک کالم	نصف کالم	چوتھائی کالم
۲۴ بار	۶۰ روپے	۳۵ روپے	۲۰ روپے	۱۳ روپے
۱۲ بار	۳۲ روپے	۱۸ روپے	۱۲ روپے	۸ روپے
۶ بار	۱۸ روپے	۱۰ روپے	۷ روپے	۵ روپے
۳ بار	۱۰ روپے	۶ روپے	۴ روپے	۳ روپے
ایک بار	۴ روپے	۲½ روپے	۱½ روپیہ	ایک روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۰۶

اخبار مصباح - قادیان دارالامان ضلع گورداسپور (پنجاب)

رومال کے پھول

KHILAFAT LIBRARY

خاکسار، فاطمہ خاتون بنت ڈاکٹر محمود احمد صاحب - قادیان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام سٹیم پریس قادیان میں چھپا کر مالکان کیلئے قادیان سے شائع کیا۔